سید عطاء المحسن بخاری

کرب

ہوا کا شور الاماں
یہ سائیں سائیں جاں ستاں
مرے مکان کے چار سو ہیں زاغ زاغ
اور ان کی کائیں کائیں بے اماں
مرے نگر کے سب درخت سونے ہیں
یہ گویا جادو ٹوتے ہیں
نہ فاختہ نہ ان پہ بلبلوں کے آشیاں
نہ قمریاں نہ ان کی سحر خیزیاں
نہ وہ سریلی بولیاں
پپیہوں کی وہ ہوک ہے نہ کوئلوں کی کوک ہے۔
گلاب ہے نہ تتلیاں نہ رات کی وہ رانیاں

یہ کیا ہوا کہ ہر طرف
عفونتیں
کدورتیں
شقاوتیں
عداوتیں
چار سو بغاوتیں
اپنی ساری قدروں سے بغاوتیں
بغاوتیں
جو جاں کے انگ انگ سے
اُبل اُبل کے پھیلتی ہیں چار سو
کہاں ہوں میں
میں اپنا آپ جان لوں
کہ روح کی تہوں میں جو چھپا ہے اس کو مان لوں
تو یہ زمین بہشت ہے